بعون اللہ المستعان جل شانہ

مثنوی دریائے عشق

مصنفہ میر تقی

میر

در مطبع انوار قمر باہتمام [illegible] طبع شد

یا علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشق ہے تازہ کار و تازہ خیال
ہر جگہ اسکی اک نئی ہے چال

کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا
کہیں سر میں جنون ہو کے رہا

دل میں جا کر کہیں تو درد ہوا
کہیں سینے میں آہ سرد ہوا

کہیں رونا ہوا ندامت کا
کہیں ہنسنا ہوا حیرت کا

گہ نمک اسکو داغ کا پایا
گہ پتنگا چراغ کا پایا

ان طپیدن ہوا جگر کے بیچ
تیر سے زخم سینے کے بیچ

کہیں آنسو کی یہ سرایت ہے
کہیں یہ خونچکان حکایت ہے

ہے کہیں یہ نالۂ جانکاہ
ہے کہیں شور یہ نالہ و آہ

ہے کسو کی نگہ کو منظور
ہے کہیں ناز و کہیں غمناک

کہیں باعث ہے دلکی تنگی کا
کہیں موجب شکستہ دلی کا

کہیں لہو وہ جان آگہ کا
سوزش سینہ اہل جاہ کا

کہیں عشاق کا نیاز ہوا
کہیں اندوہ جانگداز ہوا

ہے کہیں دل جگر کی بیتابی
ہے کہیں سوز ضرب کی بیجوانی

کہیں چہرہ کا رنگ زرد ہوا
کسو کی تن ہی رہ کا گرد ہوا

کہیں تن پر جگر کے شعلہ پڑ رہا
بیستون میں شرار تیشہ کا

کہیں سینے نار میں لگائی آگ
کہیں تیغ و گلو میں رکھی لاگ

کہیں فغان مرغ گلشن تھا
کہیں قمری کا طوق گردن تھا

کہیں سلخ میں جا قنات ہوا
کہیں دل لخت لخت پارہ ہوا

کیا عالم میں دردمندی کی
ایک محفل میں جان سپندی کی

نالہ ایسے اوٹھی ہے ہو کر دود
ایک لب پر سخن سے خون آلود

کہیں ہاتھیں دلکی خراش تھا
ایک سینے میں جگر کی کاہش تھا

کہیں بیٹھے ہے صحن ہو کر چاک
کہیں زنار قتل تک ہمراہ

شمار خار دل عزیزان کا
انتظار بلا نصیبان ہے

کہیں سیون سے اہل ماتم کا
کہیں نوحہ سخن جان پر غم کا

زرد و امید وار دلگی
دردمندی جگر فگار دلگی

سب زخم سینہ ریشان
لمحہ یاس مہد کنیتان ہے

قتارہ
بضم قاف

خاطر ...

وہ تو گھبرا گئی تھی جیال ...

بیمار دل ان کے تھین وہ ...

وہ گئی انکے سر پہ آئی

دل لیکے کرنے لگا طبیعت ناساز

ہاتھ جا لیے لگا گریبان تک

طبع نے یک جنون کیا پیدا

شورش نے جبین جا کہی

بستر خاک پر گرا وہ زار

خاطر افگار خار خار ہوئی

اوسکے منہہ پر پری جو نگاہ

جو ہوئی نالہ حزین کے ساتھ

منہہ سے نکلے تو خون ناب ملا

خلق اوسکی ہوئی تماشائی

چکیا گر سینے شفقت [illegible]

مضطرب ... نالہ ...

ہوا بطرح ... اوسکا

اور ہنگی دل [illegible] کیا ...

خاک میں ملگئی وہ رعنائی

رنگ چہرہ کی پھیکا پڑا

چاک کی پیرا ... اون

اشک نے رنگ خون کیا پیدا

داغ نے جگر کو آتش دی

درد کا گھر ہوا دل بیمار

جان تمنا کش نگار ہوئی

نا امیدی کے ساتھ بہہ تا آہ

رابطہ آہ آتشین کے ساتھ

خواب خورد نوکو جواب ملا

پر نہ وہ دیکھنی کبھو آئی

رود یا او نے انکے حسرت ...

جانے اوسکے قربت درپیا | قصد مرنے کا میں کر بیٹھا
دل یہ سمجھا کہ اضطراب گیا | شوق لینے کا م کو خراب کیا

ابراز عشق حیوان و بدگمانی ورثا جانان

[illegible] ہے اوسکو دیوانہ | رحم کرتے تھے آشنایانہ
عاشق [illegible] کو سمجھتے | اور برا اپنی ادا کو گنتے
[illegible] ہے عاشق بیکی | ایکجا ہوو باش تہی اوسکی
وارث او بھی بدگمان ہو کر | دیکے دشمنی زجان [illegible]
شہوت کی کہ مارے ڈالیں | ونقمہ اس کا [illegible]
پھر یہ سمجھے کہ ہونگے ہم بدنام | [illegible] آخر کہینگے [illegible]
ایسا گنہ تہا کہ حیوان مارے | [illegible] انسان مارے
دے کے زہروں حقنہ یہ [illegible] | [illegible] ہوگی حقیقت سب
سمجھے اوسکو ایک [illegible] | تا [illegible] اپنی [illegible]
مت خطا کبھی [illegible] | [illegible]
کچھ دیوانہ اس [illegible] قرار | ہوگئے سارے بیدے آزار
[illegible] کر کو و کالن | لے لبرز غصہ و قہر

ایک سے [illegible]
ایک لے اٹھا چلا مست کی
ایک بانو تیغ و شمشیر
ایک او مر سے ڈراتا تہا
ایک کہنے لگا کہ او بے ننگ
کرے ہنگامہ او سکے سر پہ تہا
محو تہا او سکے یہ خیال کے بیچ
شوخ یہ جیسے گلشن بہان اوسکا
الغرض مرد آه بهرا وہ تہا
جیسے کہتا کہ آه مشکل ہے
دست کو سر نام ہے ننگ
جب غم سے لہو بہا کرتا
کاٹ نسیم سحر سے او کہ
ان ہا دین کوی لٹو گی
جو سے سود ہی ہن ہمیں گرم

ایک سے اٹھ کر سنگ لیا
ایک لے شور سے قیامت کی
ایک بولا کہ اب سے کہا تا حیر
ایک برچھی او دکہاتا تہا
زندگانی کا بیچ ہی دنگ
لیکن ہر دل او سکا او دہر تہا
تہا گرفتار اپنے حال کے بیچ
سر تہا او سنگ ستان کو اسکا
نالہ گرم گاه گر او ہتا
او لگا مشکل ہے
دشمنو سے ہی یہ غیرت ننگ
صبح کی باد سے کہا کرتا
مت تغافل کر او تغافل کر
جا تیر اپنے سے تیر سے لے
تو ہی اگر تو چشم کو گرم گرم

[illegible]
[illegible]

رشتہ رفتہ ہوا ہوں [illegible]
بے پردگی میری رسوائی

نام کو بھی ترے نخچا نا آہ
مجھ سے کیونکر بخت کی نکلی راہ

نا امیدانہ کرکے دن ہوں نگاہ
دیکھتا ہوں ہزار رود ریاح

سخت مشکل ہے سخت ہے بیداد
ایک میں ہوں گرفتہ سو جلاد

کوئی مشفق نہیں جو ہو مشفق
بیکسی میں نہیں ہے کوئی رفیق

نالہ ہوتا ہے گر کبھو دلجمع
گریہ آنسو سے پونچھتا ہے و

آہ جو ہمدمی سی کرتی ہے
تو وہ بھی کمی سی کرتی ہے

چشم کم ہے وصلکی یہ دل
جی ہے اسیر آزردہ گل

ورنہ ترکیب کہاں ہوتی
صورت یک معنی نہاں ہوتی

اب ہزار ہیں ہی پائے ثبات
ایک میں اور ہزار تصدیقات

سنگ [illegible] سخت ہر دل تنگ
شکستہ دل [illegible] پارہ سنگ

غم [illegible] نگاہ دشمن نہیں
غم [illegible] سینہ [illegible] کہ رنگ نہیں

کیونکہ بھی کوئی نہیں آگاہ
ایک قصہ ہی بیان [illegible]

قصہ جدا تو نہیں رہا یہ راز
ایک جہان ہے سخن پرداز

طوق در گردن [illegible]

[illegible]

رفتہ رفتہ [illegible] ہو گیا

شوق [illegible] کی جت

اضطراب دل نے زور کیا

دل نے [illegible] لایا

کہا ستم [illegible] تغافل کیش

منہ چھپایا ہے تو نے [illegible]

صبر کس کس بلا پہ گزرا [illegible]

منزل وصل دور [illegible] گیا

ہے تو نزدیک دل سے [illegible]

یار نے [illegible]

تو تو وان [illegible]

مجکو مد نظر تھی [illegible]

تھی [illegible]

[illegible]

ہے مجھی محبت [illegible]

اور لے آگے جگر کے [illegible]

یا سکی لے دل سے باندھا [illegible]

اور سنے لے اعتیاد شور کیا

آفت تازہ جا بیر لایا

کم نظر ہے زبان [illegible]

نگہ التفات ادھر ہی

چارہ اس سے نہیں [illegible]

تھا وہ اس مرتبہ میں [illegible]

تھا نہ مجھ تک [illegible]

آئینہ نے کبھی [illegible] دی

جان تاب [illegible] کیا بائی

ہر ستم [illegible] کیا پامال

دل مرا [illegible]

ستمگر خواب بھی آرام
مجھکو تمہارے [illegible] کے غم

وان لب لعل پر خندان تھے
یاں قیس ستم زدہ [illegible]

ناز و خوبی نے دل لیا مجھسے
زخم آشنا کیا مجھسے

اب تغافل نکر تو لطف کر
جا کہیں سر تک نا سعف گر

قریب خوردن جوان بہ سخنان دایہ عذار و بہانہ
دستیاب یا بوس غرق گشتن در بحر ذخار

گو ستمگر دو دایہ ہو آ سخن
تھی وہ استاد کار حیلہ فن

یاس اسکو ملال کی
وعدہ وصل سے تسلی دی

کہا ستم دیدہ غم دوری
ہو چکا اب زمان مہجوری

زار و نالہ نکر شکیبا ہو
عشق کا راز تا نہ افشا ہو

دل قوی رکھ جستجو کا [illegible]
چل کہے ہی وصل دو خوش [illegible]

سخت دشنگ تھی یہ عمر [illegible]
قطع تجھ بن نہیں راہ

گرچہ حسن تھا قسمی سے
تیر سی حد آ گیا ہے

تیرے آنسو دل کشادہ ہوا
لخت دو دستی زیادہ ہوا

بزم عشرت کر مینا جام
ہو جو [illegible]

دیکھی اوسکو قریب ہاتھ لیا
لیکن دو دیدۂ او پیشانی
یہ تہو دل لگنے محبت تہا
وقت نزدیک تہا کہ آ پہونچا
آ گیا کہ بحر تہا ذخار
موج کا ہر کنارہ طوفان
ہمکنار بلا ہر یک گرداب
گرد ہر موج جب نہ دیکھا
کشتی یک لنگر ہوی موجود
کی کنارہ پہ لا کے استغفر
اوس سفینہ پہ جلد جا پہنچا
بیچ دریا کے دا ... نے جا کر
پہنکے پانی کے سطح پر یکبار
سیف تیز نگاری یا ہوش
غیرت عشق سے تو لا اوسکو

دل عاشق کو شوق سے ہاتھ لیا
... جب ...
... فتنہ محبت تہا
تا لب پانی پہنچا
تند موج و تیرہ و ...
... جنگ حباب عمان ...
... بخش تیرہ سحاب
حال اوسکا و خشک لب دیکھا
... فلک پہ بلال جیسے نمود
تنہا محافہ کوب آمادہ
بہتی وہاں ستاہی لگا پہونچا
نعش اوس کا کی اوسکو کہلا کر
اور بولی کہ او جگر افگار
موج دریا ہوئے ہم آغوش
... یوں ہمت رہنما اوسکو

وسے طرف کے اوتر نا ہے — اوس نواحی کی سیر کرنا ہے

بہنو او سکے جو مین لگا آلودہ — غلط ہے

جس کف پا کو رنگ گل ہے بہاتا — منصفی ہے کہ [illegible]

نہ یہ نرمی مین گل ہوں جیسے — او با حیثیت [illegible]

یہ روا ہے تو اپنے حال پہ روے — عفت ناموس عشق کی مت کھو

جی اگر تنہا عزا ہے تا کام — کیون محبت عشق کو کیا بدنام

سنکے یہ حرف دایہ مکار — ویسے ہی ہسکے گئی شکیب و قرار

بیخبر کار عشق سے تہے — جست کی اسنے اپنی جا سے

تہا سفینہ مین یکہ دریا مین — موج زنجیر ہو گئی پا مین

پہنچ گیا قعر کو وہ گوہر ناب — کشتی عشق تہی مگر بیتاب

اپنے مین دو او ایک مین — ایسے دو ڈوبے کہ مین نکلے مین

یون جو دو ڈوبے کوئی تو جا نکلے — غرق دریا ہے عشق کیا نکلے

عشق نے آہ کہو دیا اوسکو — رفتہ رفتہ ڈبو دیا اوسکو

معلق دو دختر سوداگر خانہ و غرق شدن با دو همان
بجر بہلر انہ بجذب باطن عاشق در رفتہ

حلق تمجا ہوئی کمار ہیں
[illegible] لیے [illegible] نام لیا
نکلے باہر [illegible] سے نکلے
[illegible] جیسا [illegible] تھا
[illegible] باہیں
[illegible] کرنی
[illegible] رہتے [illegible] دو و بود
[illegible] دشوار ہوا
حیرت کا عشق [illegible] دم
میرا [illegible] مونو
قدرت [illegible] تھا
کتنی وحشت [illegible]
[illegible]

[illegible]
آزاد ذکو اسیر دام کی
دو نو وحشت و بغل ہوئے
مرگئے ہنسی شوق [illegible]
ہنستے لب سے ایک کوہ [illegible]
ایسے تعالے گمان کرے [illegible]
یکدگر سے جدا ہو [illegible]
جان دیدے ہوا سو جھگڑا
شکل تصور آپ میں اپنے
عشق ایک فتنہ ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] عشق [illegible]
مرنے کا تاریخ [illegible] باتمام رسید